21221-مھدی کے خروج اور عیسی علیہ السلام کے نزول والی احادیث عمل ترک کرنے کا سبب نہیں بنتیں

سوال

بعض لوگ امام مہدی اور عیسی بن مریم علیہ السلام کے نزول والی احادیث کو اسلام کے لیے کام کرنے کو ترک کرنے کا مدعا سمجھتے ہیں، اور امام مہدی کے خروج یا عیسی بن مریم علیہ السلام کے نزول کا انتظار کرتے ہیں حتی کہ اسلام اور مسلمانوں کی عزت واپس پلٹے، اس فہم کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

امت اسلامیہ جس پسماندہ حالت تک پہنچ چکی ہے، اسے دیکھ کر پیشانی جھک جاتی ہے، ان حالات کی اصلاح کرنا ہر ایک مسلمان پر فرض ہے اور وہ اسے درست کرنے کا ذمہ دار ہے، لیکن یہ ہے کہ کچھ مسلمان امید اور آروز کو کافی سمجھ کر اور امید پر اکتفاء کرتے ہوئے عمل سے ہی ہاتھ روک بیٹھے ہیں اور امت مسلمہ جس حالت میں ہو چکی ہے اس کی اصلاح کرنے سے روگردانی کرتے ہوئے اصلاحی عمل سے دور بھاگتے ہیں، اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اس کا سبب ہم سے پہلے تھے، اور ہمارے بعد آنے والے اس کی اصلاح کریں گے !! اور اسی کو مدنظر رکھ کر اللہ تعالی کے دین کو پھیلانے اور نافذ کرنے سے یہ کہتے ہوئے توقف اختیار کرتے ہیں، یہ کام امام مہدی کریں گے.

یہ تو شرعی اسباب کو معطل کر کے تمناؤں اور امیدوں اور آروزوں کی طرف دوڑ ہے، حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{حقیقت حال نہ تو تمہاری آرزو کے مطابق ہے، اور نہ ہی اہل کتاب کی امیدوں پر موقوف ہے، جو برا عمل کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا، اور وہ اپنے لیے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی معاون ومددگار نہیں پائے گا} النساء (123).

جس منفی اثر سے آج کچھ مسلمان دوچار ہیں، ہو ہی نہیں سکتا کہ نصوص شرعیہ اس پر دلالت کرتی ہوں، بلکہ یہ تو سوء فہم اور سستی و کاہلی اور ذمہ داری کے احساس سے دور بھاگنا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے تو مسلمانوں کو اس دین پر عمل پیرا ہونے اور دعوت الی اللہ اور کفار کے ساتھ جنگ وجدال اور انہیں حکمت اور بہتر اسلوب کے ساتھ وعظ و نصیحت کرنے، اور زمین میں شرک ختم ہونے تک ان کے ساتھ لڑنے کا حکم دیا ہے.

اللہ مالک الملک کا فرمان ہے :

{اور تم ان (کافروں) سے لڑائی کرو حتی کہ فتنہ اور شرک باقی ہی نہ رہے، اور سارے کا سارا دین اللہ تعالی کا ہو جائے، اگر تو وہ باز آجائیں تو جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ تعالی اسے دیکھ رہا ہے} الانفال (39).

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اللہ سبحانہ وتعالی نے کفار کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرنے اور لڑنے کا حکم دیا ہے جب تک فتنہ یعنی شرک باقی رہے، اور سارا دین اللہ تعالی کا ہی ہو کر رہ جائے، یعنی اللہ تعالی کا دین ہی باقی سارے باطل ادیان پر غالب ہو جائے. اھ

اور یہ حکم کسی خاص زمانے اور دور کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ ہر زمانے اور دور اور ہر جگہ میں مسلمان اس حکم پر مامور ہیں.

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ دین اسلام کی سربلندی کے لیے کام کرنا اور روئے زمین پر اسے غالب کرنے کے لیے مسلمانوں کو جدوجہد اور کوشش کرنا ہوگی، اور اس تک لے جانے والے اسباب اور وسائل بھی استعمال کرنا ہونگے.

اور بعض لوگ امام مہدی کے خروج یا عیسی بن مریم علیہ السلام کے نزول والی احادیث سے غلط مراد اور سمجھ لے کر توکل کرتے ہوئے عمل ترک کر بیٹھتے ہیں، اور بیٹھ کر امام مہدی کے خروج یا عیسی علیہ السلام کے نزول کا انتظار کرنا شروع کر دیتے، اور دعوت الی اللہ اور اعلاء کلمہ کا کام ترک کر بیٹھتے ہیں....

حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اسباب پر حاصل کرنے اور زمین میں کوشش کرنے اور عمل کرنے کا حکم دیا ہے.

فرمان باری تعالی ہے :

.{اے ایمان والو! اپنا بچاؤ کا سامان لے لو، اور پھر گروہ گروہ بن کر کوچ کرو، یا سب اکٹھے ہو کر نکل کھڑے ہو}.النساء (71).

.{تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو، اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ تم اس سے اللہ تعالی اور اپنے دشمنوں کو خوفزدہ رکھ سکو}.الانفال (60).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

.{وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو پست و مطیع کر دیا تاکہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو، اور اللہ تعالی کی روزیاں کھاؤ (پیو) اسی کی طرف جی کر اٹھ کھڑا ہونا ہے}.الملک (15).

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا :

.{سبقت کرنے والوں کو اسی میں سبقت لے جانی چاہیے}.المطففین (26).

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ایسی کامیابی حاصل کرنے کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے}.الصافات (61).

اور اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے :

.{اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور اس نے اس کے لیے حقیقی کوشش بھی کی ہو، اور وہ ہو بھی ایمان والا تو یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ تعالی کے ہاں پوری قدردانی کی جائے گی}.الاسراء (19).

اور رب ذوالجلال کا فرمان ہے :

.{اور اپنے ساتھ زاد راہ لے لیا کرو، اور سب سے بہتر توشہ اللہ کا ڈر ہے}.البقرۃ (197).

اور اللہ تعالی نے تو مریم علیہ السلام کو بھی اس وقت اسباب پکڑنے کا حکم دیا تھا جب وہ کمزور ترین مرحلہ میں تھی.

فرمان باری تعالی ہے :

{اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ یہ تیرے سامنے تروتازہ اور پکی ہوئی کھجوریں گرادے گا} مریم (25).

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر معاملہ اور کام کی تیاری اور پلاننگ کرتے تھے، اور اس کا باقاعدہ نقشہ تیار کرتے جیسا کہ ہجرت کے سفر میں پیش آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع سے ہی سواریاں، راستہ کی راہنمائی کرنے والا گائڈ، اور رفیق سفر بھی تیار کر رکھا تھا، اور چھپنے کے لیے جگہ کا بھی انتخاب کیا تا کہ تلاش کرنے والے تلاش میں ٹھنڈے پڑجائیں، اور اس سارے پلان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رازداری کے احاطہ میں گھیرے رکھا.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری سیرت اور ان کے غزوات اور جنگیں بھی اسی طرح تھیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کی تربیت بھی اسی نہج پر کی تھی، لھذا جب وہ دشمن کے آمنے سامنے ہوتے تو پوری طرح مسلح اور تیار ہوتے.

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر خود (ہیلمٹ) پہنا ہوا تھا، حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان تو یہ ہے :

{اور اللہ تعالی آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا} المائدۃ (67).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی حج یا عمرہ اور جھاد کے لیے نکلتے تو اپنے ساتھ زادراہ اور ضروریات سفر اور سواریاں بھی لیتے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"نفع دینے والی چیز کی حرص رکھو، اور اللہ تعالی سے مدد طلب کرو اور اللہ تعالی کی اطاعت میں سستی نہ کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2664).

اور ہمیں ذرا اس حالت کے متعلق سوچنا اور خیال کرنا چاہیے کہ اگر ہم سے پہلے لوگ بھی مہدی کے نکلنے کا انتظار کرتے رہتے اور کفار کے خلاف نہ لڑتے اور دعوت الی اللہ کا کام نہ کرتے تو آج دعوت و تبلیغ اور امت کی کیا حالت ہوتی ؟

اور کیا وہ تتاریوں اور صلیبیوں کو شکست سے دوچار کر سکتے، اور کیا وہ قسطنطنیہ کو فتح کر سکتے تھے ؟

امام مہدی اور عیسی علیہ السلام کے نزول میں وارد ہونے والی شرعی نصوص کی غلط تاویل اور اس کی مراد اور معنی کی غلط سمجھ کے خلاف بہت سے علماء کرام نے بات بھی کی ہے، اور مبلغین اور کالم نگاروں نے بھی اس کا توڑ کیا ہے.

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"مسلمانوں کے جائز نہیں کہ وہ اسلام کے لیے کام کرنا ترک کردیں، اور امام مہدی کے خروج اور عیسی علیہ السلام کے نزول کے انتظار میں وہ اسلامی مملکت اور حکومت قائم ہی نہ کریں، اس وہم یا ناامیدی کی بنا پر کہ یہ کام ان دونوں کے آنے سے قبل ممکن ہی نہیں، بلکہ یہ وہم باطل ہے، اور معطل کردینے والی ناامیدی ہے.

اس لیے کہ اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے توہمیں نہیں بتایا کہ اسلام نہیں پلٹے گا، اوران کے دور کے علاوہ اسلام کی حکمرانی ہو ہی نہیں سکتی، بلکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اسلام دنیا میں غالب ہوکر رہے گا، لھذا یہ جائز ہے کہ اگر مسلمان اسلام کو غالب کرنے والے اسباب پر عمل کریں توامام مہدی کے خروج اور عیسی علیہ السلام کے نزول سے قبل ہی اسلام غالب ہوسکتا ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اگر تم اللہ تعالی (کے دین) کی مدد و نصرت کروگے تواللہ تعالی بھی تمہاری مدد و نصرت فرمائے گا، اور تمہارے قدموں کو بھی ثابت قدم رکھے گا}. محمد(7).

اورایک دوسرے مقام پر فرمایا :

.{اوراللہ تعالی یقینا اس کی مدد و نصرت فرماتا ہے جو اس کی مدد کرے}. الحج(40).

عیسی علیہ السلام کے نزول وغیرہ کے متعلق واردشدہ احادیث پر ایمان لانا واجب اور ضروری ہے، اور عمل ترک کرنے کا وہم ڈالنے والے لوگوں کے وہم کو بھی رد کرنا واجب ہے، اور ہر دوراور جگہ میں اس تیاری کرنا ضروری ہے. اھ

اور پروفیسر عبد العزیز مصطفی کہتے ہیں :

کفار کے ساتھ جھاد کرنا شرعی طور پر واجب اور محکم ہے منسوخ نہیں، چاہے وہ کافر کوئی بھی ہو، اور کہیں بھی پایا جائے، اور جس زمانے کا بھی کافر ہو اس کے خلاف جھاد کرنا واجب ہے، اور یہ ایک ایسی اسلامی حقیقت ہے جو ثابت ہے، اور یہ جھاد اپنی شروط، اور قواعد وضوابط اور احکام کے ساتھ واجب ہوتا ہے، نہ تو اس جھاد کی شروط میں کوئی ایسی شرط ہے جس میں کہ جھاد کو غیب کے ظاہر ہونے تک موخر کردیا جائے، اور نہ ہی کوئی قاعدہ اور ضابطہ ہی ایسا ملتا ہے.

پہلے دور کے مسلمان توایسا نہیں سمجھے، اور نہ ہی انہوں نے ایسا کام کیا، بلکہ جب انہیں یہ بتایا گیا کہ عنقریب اللہ تعالی ان کی تلواروں کے ساتھ کسری کی بادشاہت اور حکمرانی ختم کرکے رکھ دے گا تو اس خبر کے پورا ہونے کے انتظار میں بزدل بن کر گھروں میں چھپ کر نہیں بیٹھے، اورانہوں نے بغیر کسی اقدام کیے اس واقع کے پورا ہونے کا انتظار نہیں کیا، اور نہ ہی اس کے لیے انہوں نے جدوجھد کرنا ترک کی.

نہیں، بلکہ انہوں نے اس معاملہ کی تیاری کی اوراس معاملہ کو سنجیدگی کے ساتھ لیا، حتی کہ مدد و نصرت نازل ہوئی، اور شرعی حکم تقدیر کے حکم کے مطابق ہوا....

لیکن آج کے کچھ مسلمان کہتے ہیں : نہیں.. یہودیوں سے اس وقت تک جھاد نہیں جب تک دجال نہیں نکلتا.. لگتا ہے کہ دنیا میں یہ بھی دجال کے فتنوں میں ایک فتنہ ہے.

یہ کمزوراور بودی قسم کی کلام بہت سے مسلمان نوجوانوں میں پھیل چکی ہے، جس کی بنا پر انہوں نے بیت المقدس کے سلسلہ میں اپنے کندھوں پر عائد ہونے والی ذمہ داری اتار پھینکی ہے، جیسا کہ اس سے بھی کمزوراور غلط قسم کی کلام کے جھانسے میں آئے ہوئے ہیں کہ اسلامی حکومت اور خلافت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک امام مہدی کا خروج نہیں ہوتا!!

اس کلام کی رٹ لگانے اوراس کی ترویج کرنے والوں پر تعجب ہوتا ہے، گویا کہ وہ اپنی زبان حال میں یہودیوں کو یہ کہہ رہے ہوں : تم اپنے دشمنوں پر اور سختی کرو..

اور نصاری کو یہ کہہ رہے ہوں کہ تم اپنی سرکشی اور بغاوت جاری رکھو...

اور مسلمانوں سے یہ کہہ رہے ہوں کہ تم آپس میں تفرقہ اوراختلاف جاری رکھو، اور آپس میں تنازع اور بزدلی قائم رکھو، حتی کہ تمہارے پاس امام مہدی آجائیں.

مجھے معلوم نہیں کہ وہ اس گمراہی اور پھسلن میں کونسی دلیل اور حجت کے ساتھ جا پڑے ہیں، ان کا وہم اور گمان ہے کہ امام مہدی ایسی قوم کے پاس آئے گا جو بیٹھی ہوئی ہے، یا پھر بزدلوں کی مدد کرے گا" اھ

دیکھیں: کتاب "المھدی وفقہ اشراط الساعۃ تالیف: شیخ محمد بن اسماعیل (710-722).

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو بہتر طریقہ سے ان کے دین اسلام کی طرف پلٹنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.